ترکی دستور شناسی میں مرزا قتیل دہلوی کی خدمات

محمد اقبال شاہد
نسیم الرحمن

Abstract:

Mirza Muhammad Hassan Qateel (1757/58-1818AD) is an eminent writer, critic, lexicologist and poet of Persian language and literature of sub-continent. He was born in Delhi in a Hindu family. In the age of 18, he embraced Islam with a name of Mirza Muhammad Hassan Qateel. After that, he lived in Lucknow. He wrote near 20 books on various topics of Persian language and literature like grammar, lexicography, history, prose, prosody and poetry. Apart from Persian language and literature, Mirza Qateel also had a good grasp on Turkish language and literature. He made great efforts in the promotion of Persian language as well as Turkish language in sub-continet and not only taught Turkish language to his students but also encouraged them to write and compile books in Turkish language. Qateel himself worked on Turkish language and literature in three contexts. He wrote letters in Turkish language to his friends and students, discussed the grammatical structure of Turkish language in his works like "Nahr ul Fasahat" and "Char Sharbat" and compiled stories in Turkish language. This article deals with the contribution of Mirza Muhammad Hassan Qateel towards Turkish language and literature.

ترکی ان اہم زبانوں میں سے ہے جس کا نقش اردو زبان کی تشکیل میں نمایاں ہے۔ اگر بغور جائزہ لیا جائے تو اردو زبان و ادب کے علاوہ ہمارے تہذیبی و ثقافتی ورثے میں بھی یہ زبان بہت زیادہ سہیم نظر آتی ہے حتیٰ کہ ترکی زبان کے اہم الفاظ پنجابی اور برصغیر کی دیگر علاقائی زبانوں میں فراواں ملتے ہیں۔ یہ امر ترکی زبان کی مقبولیت اور اس خطے میں اس زبان کے رواج اور گسترش کی حکایت بیان کرتا ہے۔

ترکی زبان کے اس اثر و نفوذ سے متاثر ہو کر برصغیر میں اس زبان کی گرامر اور ادبیات پر بھی کام کیا گیا اور فارسی زبان میں ترکی زبان کی گرامر پر کتابیں تصنیف کی گئیں۔ مثال کے طور پر میرزا مہدی خان استر آبادی کی "مبانی اللغت"(۱)، مکرم بن معظم کی "مجمع القواعد" (۲) اور عبد العلیم نصر اللہ خان خویشگی کی "یمین اظفری" (۳) وغیرہ۔ برصغیر میں ترکی زبان و ادبیات پر کام کرنے والے ان محققین میں ایک نمایاں نام مرزا محمد حسن قتیل کا ہے۔

مرزا محمد حسن قتیل (۵۹۔۱۷۵۸ء تا ۱۸۱۸ء) برصغیر کے مشہور فارسی شاعر اور دستور نویس ہیں۔ ان کی پیدائش دہلی میں ہوئی۔ ان کا تعلق ایک ہندو گھرانے سے تھا۔ بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ لکھنؤ چلے گئے اور وہاں سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ مسلمان ہونے کے بعد محمد حسن نام رکھا اور اپنے خاندان سے جدا ہو کر دہلی چلے گئے۔ کچھ عرصہ دہلی میں رہے اور بعد میں دوبارہ لکھنؤ چلے گئے اور ادبی زندگی کا زیادہ عرصہ لکھنو میں ہی بسر ہوا۔ ان کی شخصیت اپنے زمانے میں فارسی اور ترکی گرامر پر سند کا درجہ رکھتی تھی۔ ان کی بیس کے قریب تصانیف ہیں جو فارسی زبان وادب کے مختلف ادبی موضوعات جیسے شاعری، دستور، انشانویسی، تاریخ نویسی، عروض، لغت نویسی وغیرہ کا احاطہ کرتی ہیں (۴)۔

فارسی زبان وادب کے علاوہ مرزا قتیل کو ترکی زبان پر بھی خاصی گرفت تھی۔ وہ نہ صرف ترکی زبان بولنے پر قادر تھے بلکہ ترکی زبان میں صاحب تصنیف بھی تھے۔ انھوں نے لکھنؤ میں فارسی زبان کے ساتھ ساتھ ترکی زبان کے فروغ کی کوشش کی اور اپنے شاگردوں کو ترکی زبان نہ صرف سکھائی بلکہ انھیں ترکی زبان میں تصنیف و تالیف پر بھی آمادہ کیا۔ خواجہ امامی جنھوں نے قتیل کے رقعات "معدن الفوائد" کے عنوان سے مرتب کیے، قتیل کے شاگرد اور ترکی زبان سے اچھی طرح شناسا تھے۔ انھوں نے "معدن الفوائد" کے مقدمہ کا ایک حصہ ترکی زبان میں بھی لکھا ہے (۵)۔ قتیل اپنے اس شاگرد کے ساتھ ترکی زبان میں خط و کتابت بھی کرتے تھے۔ ایک خط میں خواجہ امامی کو ترکی زبان میں لکھے گئے خطوط پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں:

> "خواجہ امامی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ! سہ جزو از رقعات ترکی لالہ امرت لال فرستادہ اند۔ اگر نقل اینہا گرفتہ خواہد شد، اجزای دیگر ہم خواہد رسید و اگر در ھمین اجزاء درس می گیرید، وقتی کہ اینہارا اتمام می کنید، باقی اجزا ہم طلبیدہ خواہد شد" (۶)

ایک خط میں قتیل نے خواجہ امامی کو اچھی ترکی نثر لکھنے پر داد دی ہے:

''بعد اشتیاق فراوان مخفی نماند کہ رقیمۂ مسرت طراز بہ زبان ترکی کہ عبارتش روح امیر علی شیر نوائی تازہ می کرد، ہفدہم شہر حال رسیدہ دل را بہجت تازہ و روان را راحت بی اندازہ ارزانی داشت۔''(۷)

مرزا قتیل کے ایک دوست خواجہ امیر خان نے بھی قتیل کی ترغیب و تشویق پر ''تالیف الامیر'' کے عنوان سے ترکی زبان و لغت پر مشتمل کتاب لکھی(۸)۔

''معدن الفوائد'' کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ دور و نزدیک کے بعض احباب بھی قتیل سے ترکی سیکھنے کے لیے آتے تھے اور انھیں نصاب کے طور پر ''چار شربت'' پڑھائی جاتی تھی جس کا ایک حصہ قتیل نے ترکی گرامر پر لکھا ہے۔ ایک خط میں میر نصیر الدین نامی شخص کا حوالہ دے کر خواجہ امامی سے کہتے ہیں کہ اگرچہ میں کسی کو کتاب دینے کے خلاف ہوں لیکن شخص مذکور بریلی سے ترکی سیکھنے کے لیے میرے پاس آیا ہے اور ''چار شربت'' کی ترکی پڑھ چکا ہے۔ مزید ترکی زبان سیکھنے کے لیے ترکی میں لکھا گیا تمھارا قصہ پڑھنا چاہتا ہے اس لیے اسے یہ کتاب دے دی جائے:

''شما خوب می دانید کہ من خود صاحب را از دادن کتاب بہ مردم منع می کنم لیکن چون میر نصیر الدین صاحب از سبب دوستی من از بریلی اینجا وارد شدہ اند و ترکی چار شربت را از من بہ صحت رسانیدہ می خواہند کہ کم کم مہارت درین پیدا کنند لہذا برای صاف نمودن ذہن و دریافتن عبارتش نسخۂ قصہ تصنیف شما کہ تحریر نمودہ اید، می خواہند۔ جای اندیشہ نیست۔ بلا تأمل حوالہ باید کرد۔''(۹)

درس و تدریس سے ہٹ کر قتیل نے ترکی زبان و ادب پر تین حوالوں سے کام کیا ہے۔

(الف) ترکی زبان میں خطوط:

قتیل نے ترکی زبان میں خطوط لکھے ہیں جو ان کے رقعات کے مجموعے معدن الفوائد میں شامل ہیں۔ معدن الفوائد میں چھ رقعات میں قتیل نے ترکی زبان استعمال کی ہے۔ ایک نمونہ یہاں درج کیا جاتا ہے:

''اشتیاق سونکرا معلوم بولسون کیم خواجہ رحمت اللہ خان منی سنگ یازپ ایمدی فرخ آبادیانی روانہ بولور مین لیکن حال لودر کیم سواری میسر بوقد در اگر اون درت یا اون بیش اقچہ سن منی بیار سنک کوپ بخشی باز''۔(۱۰)

(ب)ترکی گرامر پر تصانیف:

قتیل نے اپنی مختلف تصانیف میں ترکی زبان کے دستور پر بحث کی ہے۔'' نہر الفصاحت ''میں انھوں نے ترکی زبان کے لاحقوں اور مرکبات سے بحث کی ہے جبکہ ''چار شربت'' کے ایک پورے حصے میں انھوں نے ترکی زبان کے دستور اور قوانین جیسے کہ امر بنانے کا طریقہ، مضارع کی پہچان، فاعل و مفعول، ترکی زبان کے حروف، مذکر مؤنث، جمع اور افعال وغیرہ پر بحث کی ہے۔ یہ کتابیں برصغیر میں ترکی دستور پر لکھی گئی ابتدائی کتابوں میں شمار ہوتی ہیں۔

''نہر الفصاحت'' میں قتیل ترکی زبان کے لاحقوں کی مثال دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ترکی زبان میں ''چی'' (صاحب) کے معنوں میں مستعمل ہے جیسے ''قوشچی'' (شکاری جانوروں کا داروغہ)،'' قورچی'' (لوہار)۔ اسی طرح ''باشی'' (سردار) کے معنی میں آتا ہے جیسے ''توپچی باشی'' (توپچیوں کا سردار)،''یوزباشی'' (سولوگوں پر افسر)وغیرہ۔

''وچی بہ معنی صاحب لفظ ترکی باشد مانند: چارچی کہ صاحب چار بود وچار در ترکی فریاد را گویند و نسقچی صاحب نسق و قوشچی صاحب جانوران شکاری یعنی داروغہ آنہا۔ و قوش در زبان ترکی باز و غیر آن را گویند و قورچی آہنگر، چہ قور در ترکی آہن باشد۔ و باشی در ترکی سر و سردار را گویند چون توپچی باشی سردار توپچیان و قرم ساق باشی سردار قرم ساقان و یوزباشی سردار صد کس و کشیکچی باشی سردار کشیکچیان۔''(۱۱)

اسی طرح قتیل کے خیال میں فارسی اور ترکی کے مرکب الفاظ کو ترکی زبان میں شامل کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے: ''و لفظی را کہ مرکب از فارسی و ترکی، باشد اگر ترکان داخل ترکی سازند، مضائقہ ندارد۔''(۱۲)

"چار شربت" میں قتیل نے تفصیل سے ترکی گرامر پر بحث کی ہے۔ قتیل کے مطابق ترکی زبان میں بنیادی حیثیت امر کو حاصل ہے۔ باقی صیغے امر سے بنتے ہیں۔ ترکی مصدر سے "ماق (mek or -mak)" ہٹالینے سے امر بن جاتا ہے۔ اسی طرح امر کے آخر میں میم لگانے سے منفی بن جاتا ہے:

"در ترکی امر اصل است وصیغہ ہای دیگر از امر می آید و ہر مصدر کہ ماق از او دور کنند، امر شود؛ و ہم چنین ہر امر کہ ماق در آخر او آرند، مصدر شود۔ ہر گاہ معلوم شد کہ مخرج الصیغہ امر است۔ باید کہ از ہر مصدر ماق دور نمودہ علامت صیغہ در آخر امر آرند و در ماضی ہر چہ نفی آن مرکوز خاطر باشد، میم مفتوح را ہمہ جا آخر امر باید افزود۔"(۱۳)

ترکی حروف تہجی کے بارے میں قتیل کہتے ہیں کہ ترکی میں کاف (ک) اور گاف (گ) ایک ہی شمار ہوتے ہیں۔ اسی طرح سین (س) زای معجمہ (ز) سے بدل جاتا ہے اور تا (ت) دال (د) سے بدل جاتی ہے:

"و "کاف" تازی و عجمی در ترکی یکی باشند و ہم چنین سین مہملہ مبدل شود بازای معجمہ و ہم برین نمط تابادال تبدیل پذیرد"(۱۴)

ترکی جمع کے بارے میں کہتے ہیں کہ ترکی زبان میں جمع، تثنیہ، مؤنث اور مذکر فارسی کی طرح ہے" :ودر ترکی جمع و تثنیہ و مؤنث ومذکر مثل فارسی باشد۔"(۱۵)

قتیل نے چار شربت میں ترکی مفردات و مصادر کا بھی خاصہ ذخیرہ فراہم کیا ہے جو ان کی ترکی زبان پر دسترس کی دلیل ہے۔ چند ترکی مصادر ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:"توتوشماق: آتش در گرفتن؛ آسماق: آویختن؛ سوزماق: پرسیدن؛ یوتماق: پذیرفتن؛ بوبورماق: فرمودن۔"(۱۶)

اسی طرح قتیل نے ترکی زبان کے مختلف افعال کی گردانیں بھی ترتیب دی ہیں۔ فعل ماضی کی گردان اس طرح لکھی ہے:

"گیلدی (آمد)	گیلدی لار (آمدند)
گیلدینک (آمدی)	گلیدنیز (آمدید)
گیلدم (آمدم)	گیلدیک (آمدیم)" (۱۷)

قتیل کی درج کردہ یہ گردان آج کی ترکی گرامر سے قریب ترین ہے اگرچہ اب ترکی رومن سٹائل میں لکھی جاتی ہے:

geldim (I came)	geldik (we came)
geldin (you came)	geldiniz (you came)
geldi (he/she/it came)	geldiler (they came)

یہ ساری مثالیں "چار شربت" کی لسانی اور تاریخی اہمیت کی بیانگر ہیں اور اس کوشش کی عکاسی کرتی ہیں جو میرزا قتیل نے اپنے عہد میں ترکی زبان وادب کو فروغ دینے کے لیے کی۔

(ج) ترکی داستانیں:

قتیل نے اپنے دوستوں کی فرمائش پر ترکی زبان میں دو داستانیں بھی لکھی ہیں۔

۱۔ داستان ماہرو وخوب چہرہ:

پہلی داستان ماہرو اور خوب چہرہ کی ہے۔ماہرو ایک شاہزادہ ہے جس کا باپ شاہ فیروز بخت ایک جلیل القدر بادشاہ ہے۔خوب چہرہ ایک دولتمند تاجر خواجہ مرکز کی لڑکی ہے۔ قتیل نے داستان کے آغاز میں لکھا ہے کہ میں کالپی میں اپنے دوست خواجہ امیر خان کے پاس تھا تو اس نے یہ داستان مجھے دی اور درخواست کی کہ اسے ترکی زبان میں لکھوں۔

۲۔ داستان شیرین شمائل وملیحہ خاتون:

دوسری داستان شیریں شمائل اور ملیحہ خاتون کی ہے۔ شیریں شمائل کامران نامی تاجر کا بیٹا ہے۔ یہ دونوں داستانیں خطی نسخے کی شکل میں برٹش میوزیم لندن میں محفوظ ہیں(۱۸)۔

ترکی زبان وادب کی ترویج کے لیے مرزا قتیل کی یہ کاوش اس بات کی متقاضی ہے کہ ان کی تخلیقات کو جدید تقاضوں کے مطابق تصحیح وتدوین کرکے شائع کیا جائے تاکہ دوسری اہم زبانوں کی طرح ترکی زبان وادب کے فروغ میں بھی برصغیر کے اہلِ علم کی کوششیں دنیا کے سامنے آسکیں۔

حواشی:

۱۔ مہدی خان استر آبادی، مبانی اللغت، مرتبہ دینسن روس، کلکتہ، ۱۹۱۰ء

۲۔ نوشاہی، سید عارف، کتاب شناسی آثار فارسی چاپ شدہ در شبہ قارہ، جلد دوم، تہران: میراث مکتوب، ۱۳۹۱ش، ص ۹۶۵

۳۔ ایضاً، ص ۹۸۵

۴۔ قتیل، میرزا محمد حسن، نہر الفصاحت، مرتبہ نسیم الرحمن، لاہور: جی سی یونیورسٹی، ۲۰۱۵ء، ص ۷۔۱۵

۵۔ امامی، خواجہ (مرتب)، معدن الفوائد، لکھنؤ: مطبع مصطفائی، ۱۲۵۹ھ، ص ۵۔۸

۶۔ قتیل، معدن الفوائد، لکھنؤ: مطبع مصطفائی، ۱۲۵۹ھ، ص ۵۶

۷۔ ایضاً، ص ۱۹

8۔ Rieu, Charles, Catalogue of The Turkish Manuscripts in The British Museum, London: British Museum, 1888, p 284-285

۹۔ قتیل، معدن الفوائد، لکھنؤ: مطبع مصطفائی، ۱۲۵۹ھ، ص ۸۲

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۶۸۔۱۶۹

۱۱۔ قتیل، نہر الفصاحت، لاہور: جی سی یونیورسٹی، ۲۰۱۵ء، ص ۱۰۳۔۱۰۴

۱۲۔ ایضاً، ص ۱۰۴

۱۳۔ قتیل، چار شربت، بی جا: مطبع محمدی، ۱۲۶۱ھ، ص ۸۳۔۸۴

۱۴۔ ایضاً، ص ۸۴

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ ایضاً، ص ۸۲۔۸۳

۱۷۔ ایضاً، ص ۸۳

18۔ Rieu, Charles, Catalogue of The Turkish Manuscripts in the British Museum, London: British Museum, 1888, p 284-285